9381 - قبر کی زندگی کی حقیقت

سوال

اگر یہ کہا جائے کہ میت قبر میں زندہ ہوتی ہے، تو کیا یہ اس کی پہلی (دنیاوی) زندگی ہی جیسی ہوتی ہے؟ اس کی کتنی حسیں اسے واپس ملتی ہیں؟ اور قبر میں اس کی زندگی کب تک رہتی ہے؟ اور اگر میت سے اس کے جسم سے سوال کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جنہیں جلا دیا جاتا ہے، جیسے ہندستانی اور جاپانی لوگ کرتے ہیں؟ ان سے کہاں سوال ہو گا؟ نیز ایک ڈاکٹر جب آپریشن کرتا ہے تو انسان کی حسیں بے ہوشی کی دوا سے ختم کر دیتا ہے، تو موت کی حالت کیسی ہوتی ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ ہر مومن مرد اور عورت پر یہ واجب ہے کہ وہ ان تمام امور کی تصدیق کرے جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں، یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان مبارک سے دی ہے؛ خواہ وہ آخرت، حساب، جنت و جہنم سے متعلق ہوں، یا موت، قبر، اس کے عذاب و نعمت، اور دیگر غیبی امور سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے یا صحیح سنت میں ثابت ہے۔

لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ان سب باتوں پر ایمان رکھیں، انہیں تسلیم کریں اور سچا مانیں؛ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارا رب اپنی ہر بات اور ہر خبر میں سچا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا

’’اور بات کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا کون ہو سکتا ہے؟‘‘ [النساء: 122]

اور فرمایا:

وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا

’’اور حدیث و کلام میں اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر سچا کون ہے؟‘‘ [النساء: 87]

اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سچے ہیں، اور آپ اپنی ذاتی خواہش کی رو میں بہہ کر کوئی بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہوتی ہے جو آپ کی طرف نازل کی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم سے جو بات صحیح احادیث میں ثابت ہو جائے، اس کی تصدیق کرنا واجب ہے، اگرچہ ہم اس کی حقیقت اور کیفیت کو پوری طرح نہ سمجھ سکیں۔

چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ آخرت، جنت و جہنم، اہلِ جنت کی نعمتوں، اہلِ جہنم کے عذاب، قبر میں بندے کے عذاب یا نعمت پانے، اور یہ کہ اس کی روح اسے لوٹائی جاتی ہے؛ ان تمام امور پر ایمان رکھیں۔ یہ سب حق ہیں اور نصوصِ شرعیہ سے ثابت ہیں۔ لہٰذا بندے پر واجب ہے کہ ان سب کو تسلیم کرے اور ہر اس بات کی تصدیق کرے جو قرآن سے معلوم ہو، یا صحیح سنت سے ثابت ہو، یا جس پر علماءِ اسلام کا اجماع ہو۔

پھر اگر اللہ تعالیٰ کسی مومن مرد یا عورت کو ان امور کی حکمتوں اور اسرار کی معرفت بھی عطا فرما دے، تو یہ خیر پر مزید خیر، نور پر مزید نور، اور علم پر مزید علم ہے۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اس کی حمد بیان کرے کہ اس نے اسے ایسا علم اور بصیرت عطا فرمائی جس سے اس کے علم میں اضافہ ہوا اور اس کے دل کا اطمینان مزید بڑھ گیا۔

جہاں تک قبر میں سوال اور میت کے حال کا تعلق ہے تو سوال ہونا حق ہے، اور میت کی روح اس کی طرف لوٹائی جاتی ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے صحیح احادیث ثابت ہیں۔

میت کی قبر میں زندگی اس کی دنیاوی زندگی جیسی نہیں ہوتی، بلکہ یہ ایک خاص برزخی زندگی ہوتی ہے، جو دنیا کی زندگی کی جنس سے نہیں ہے، جس میں انسان کو کھانے پینے وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ یہ ایک خاص زندگی ہے جس میں وہ سوال کو سمجھتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ چنانچہ اس سے دو فرشتے سوال کرتے ہیں: تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟

پس مؤمن کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، اسلام میرا دین ہے، اور محمد میرے نبی ہیں۔ اسی طرح مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت جواب دیتے ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تمہیں اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ و سلم) کے بارے میں یہ علم کیسے ہوا؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ ہمارے پاس ہدایت لے کر آئے، تو ہم ان پر ایمان لائے، ان کی تصدیق کی اور ان کی پیروی کی۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: ہمیں معلوم تھا کہ تم یقیناً مؤمن ہو۔

پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، چنانچہ اسے جنت کی ہوا اور اس کی نعمتیں پہنچتی ہیں، اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تمہیں اپنی طرف دوبارہ اٹھائے۔ اور اسے دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بھی دکھایا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ تھا اگر تم اللہ کے ساتھ کفر کرتے، لیکن اب اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا اور تم جنت کی طرف لوٹ آئے۔

جبکہ کافر شخص کا معاملہ کچھ یوں ہوتا ہے کہ جب اس سے اس کے رب، اس کے دین اور اس کے نبی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے، تو وہ کہتا ہے: ہائے ہائے! مجھے کچھ معلوم نہیں، میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا، تو میں بھی وہی کہہ دیتا تھا۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑے سے مارا جاتا ہے، تو وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے جن و انس کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے—یعنی جانور اسے سنتے ہیں۔

پھر اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اور اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخل ہو جاتی ہیں، اور اس کی قبر اس کے لیے جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جاتی ہے۔ اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھولا جاتا ہے، جس سے اسے جہنم کی گرم ہوا اور عذاب پہنچتا ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے، یہاں تک کہ اللہ تمہیں اسی کی طرف دوبارہ اٹھائے۔

اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ بھی کھولا جاتا ہے، تو وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھتا ہے، اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ تھا اگر اللہ تمہیں ہدایت دیتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ اور قبر میں عذاب اور نعمت روح اور جسم دونوں کو حاصل ہوتے ہیں، اور اسی طرح آخرت میں بھی جنت یا جہنم میں ہوں گے۔

اور جو شخص ڈوب کر مر جائے، یا جل جائے، یا درندے اسے کھا جائیں، تو اس کی روح کو بھی اس کے حصے کا عذاب یا نعمت پہنچتی ہے، اور اس کے جسم کو بھی خشکی یا سمندر میں، یا درندوں کے پیٹوں میں، جتنا اللہ چاہے اس میں سے حصہ پہنچتا ہے۔ لیکن اصل اور زیادہ تر نعمت اور عذاب روح ہی پر ہوتا ہے، جو باقی رہتی ہے؛ یا تو نعمتوں میں ہوتی ہے یا عذاب میں۔

چنانچہ مؤمن کی روح جنت کی طرف جاتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مؤمن کی روح ایک پرندے کی مانند ہوتی ہے جو جنت کے درختوں میں رہتی ہے، ان کے پھل کھاتی ہے، اور کافر کی روح جہنم کی طرف لے جائی جاتی ہے۔“

لہٰذا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے کہ وہ اس بات پر مطمئن رہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے، اور اسی طرح اس کی تصدیق کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ اگر بندے پر بعض معانی مخفی رہ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہی کامل حکمت والا ہے۔

واللہ اعلم